الفضل [illegible]

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

جلد ۲۸ | ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۸ رمضان | ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳۱

Bangalore Cantt

مسلمانوں کو ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت کا احساس

کئی صدیوں تک منتشر اور پریشان رہ کر اور اس کے نتیجہ میں ذلت و ادبار کی عمیق ترین گہرائیوں میں پہونچکر گو سب کو تو نہیں۔ لیکن بعض دردمند مسلمانوں کو یہ محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ ان کی سربلندی کا راز اطاعت امیر اور اولوالامر کی فرمانبرداری میں ہے۔ نیز آیۂ استخلاف میں اللہ تعالٰے نے مسلمانوں کے لئے جو نظام مقرر فرمایا تھا۔ وہی حقیقت میں ان کی سربلندی اور سرفرازی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اور اب آہستہ آہستہ ان میں یہ تحریک شروع ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک واجب الاطاعت امیر ہونا چاہیئے۔ یہ تحریک بہت مبارک ہے اور ہر مسلمان اس کا خیر مقدم کرے گا۔ لیکن چونکہ مسلمان اسلامی تعلیم سے بہت حد تک بیگانہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس نقطہ کی طرف لوٹتے ہوئے بھی وہ صحیح مقام پر نہیں پہونچ سکتے۔ اور اسلامی امارت کے نظریہ کو بھی دور حاضرہ کے سیاسی ڈکٹیٹروں کے مجوزہ نظام کے قریب قریب کوئی چیز خیال کرکے عوام کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۷ ستمبر کے "انقلاب" میں "مسلمانوں کا صحیح نصب العین۔ اولوالامر منکم کی اطاعت" کے عنوان سے ایک مقالہ درج ہوا ہے جس میں کانگرس کی مسلم آزاری اور مسلم لیگ کی مسلم نوازی کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کے سامنے ایک۔ اور صرف ایک نصب العین ہونا چاہیئے۔ وہ یہ کہ اس کی جماعت ہو۔ ایک امیر ہو۔ یہ جماعت دوسری قوموں کے ساتھ جماعتی حیثیت سے اشتراکِ عمل کرے۔ اور اس کا کوئی فرد انفرادی حیثیت سے کسی ایسی جماعت میں شریک نہ ہو۔ جس کا نظام اسلام سے متصادم ہوتا ہو"

پھر لکھا ہے:۔

"(مسلم لیگ کا نظام) مسلمانوں کو لا اسلام الّا فی الجماعۃ کا سبق یاد دلاتا ہے۔ اور ان کو استخلاف فی الارض اور حکومت الٰہیہ کے نظام سے قریب تر لاتا ہے"

اسی طرح لکھا ہے:۔

"مسلمان صرف اس امیر کی اطاعت کر سکتے ہیں۔ جو اصل معنوں میں منکم ہو یعنی خود مسلمان ہو۔ اور بلا شرکت غیرے مسلمانوں کا ہی منتخب کیا ہوا ہو"

اس کے بعد تفصیل کے ساتھ یہ امر بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خصوصیات کانگرس میں نہیں، بلکہ مسلم لیگ میں ہیں ہمیں مسلم لیگ سے کوئی مخالفت نہیں۔ بے شک وہ مسلمانوں کے لئے سیاسی لحاظ سے بعض مفید کام کر رہی ہے لیکن جس رنگ میں اسے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اُسے جو حیثیت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ قطعاً ناقابلِ برداشت ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ مسلمانوں کو مسلم لیگ کی سیاسی راہ نمائی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور ان کو سمجھایا جائے۔ کہ سیاسی زندگی کے لئے مسلم لیگ کی راہ نمائی اختیار کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ امر کہ مسلم لیگ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو آیۂ استخلاف میں خلفاء اور امراء کی بیان کی گئی ہے۔ قطعاً غلط ہے۔ اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ لیگ یا اس کا کوئی عہدہ دار خلیفہ یا امیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر اس قسم کے خیالات کی اشاعت کو روکا نہ گیا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ اس وقت تک جہاں مسلمان امیر اور خلیفہ کے نہ ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھاتے رہے ہیں۔ وہاں اب ان کی تلاش میں غلط رستہ اختیار کرکے اس سے بھی زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

آیۂ استخلاف میں اللہ تعالٰے نے جن خلفاء کے قائم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کی حیثیت بالکل اور ہے۔ ان کا مقصد یہ نہیں۔ کہ موجود الوقت حکومت سے لڑ جھگڑ کر یا صلح و تعاون کی پیشکش کے ذریعہ مسلم قوم کے لئے کوئی حقوق حاصل کئے جائیں۔ حکومت میں ان کی آواز کو مؤثر بنایا جائے۔ اور مختلف سرکاری اداروں میں ان کی تسلی بخش نمائندگی کا مناسب انتظام کیا جائے۔ یا یہ کہ حکومت کی تشکیل اور ترتیب کی تفاصیل پر پوری طرح غور و خوض کے بعد مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی نگرانی کی جائے۔ یا یہ کہ ہمسایہ اقوام کے ساتھ ان انعامات کی تقسیم کا انتظام کرے۔ جو غالب اور حکمران قوم کسی ملک پر کرنا منظور کرے۔ وبس۔ پھر اس نظام کے ماتحت خلیفہ کا تقرر کسی شخص کی سیاسی اور ملی خدمات کی بناء پر نہیں کیا جاتا۔ اور اس تقرر کے وقت یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ جسے یہ منصب تفویض کیا جا رہا ہے۔ وہ سیاسی شعور کس حد تک رکھتا ہے۔ یا پولٹیکل سائنس یا اقلیتوں اور اکثریتوں کے مفادات اور ان کی

آئینی الجھنوں کا ماہر ہے۔ اور ملکی سیاسیات میں جو پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان کو کامیابی کے ساتھ حل کر سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس وُہ بلا تمیز مذہب و ملت اور ملک و قوم اسلام کی سربلندی کے نظریہ کو سامنے رکھ کر کام کرتا ہے۔ اس کا مقصد اسلام کی اشاعت کر کے مسلمانوں کو سیاسی لحاظ سے غالب کرنا ہوتا ہے اس کی تمام مساعی اور جملہ کوششیں اسی نقطہ پر مرکوز ہوتی ہیں۔ کہ اسلام کو دُنیا میں کامیابی حاصل ہو۔ اور دُنیا کا آئینی، تمدنی اخلاقی اور اقتصادی ہر قسم کا نظام اسلامی نظام کے عین مطابق ہو۔ پھر خلیفہ وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اسلام کی خدمات کا زیادہ سے زیادہ اہل ہو۔ تقوےٰ طہارت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے بلند ترین مقام رکھتا ہو۔ اور اسلامی علوم میں ید طولےٰ رکھتا ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کی انفرادی اور ملکی زندگی کو باوقار بنانے کی کوشش کرنا اور ہمسایہ اقوام کی طرف سے ان کے حقوق پر دست درازیا حکومت کی طرف سے ان کی حق تلفی کے ازالہ کا خیال رکھنا۔ اور موجود الوقت حکومت کے قوانین و ضوابط میں ان کے مفاد کی حفاظت کا انتظام کرنا بھی اس کے فرائض میں سے ہے۔ لیکن صرف یہ اس کا کام نہیں ہو سکتا اس کام کو محض ایک ضمنی حیثیت حاصل ہے اس کا اصل کام دین ہے یعنی اسلام کی اشاعت و حفاظت کا انتظام۔ سیاسی لیڈری اور چیز ہے۔ اور خلافت شئے دیگر اسلام کا منشا تو یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے تمام امور آیت استخلاف کے ماتحت مقرر شدہ خلافت کے سپرد کر دیں۔ اپنی دینی، مذہبی اخلاقی، مجلسی، اقتصادی اور سیاسی ہر قسم کی رہنمائی اس کے ہاتھ میں دیدیں۔ اور وہ جس طرف چلائے چلتے جائیں۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ کسی مسلمان کہلانے والے کو ماہر سیاسیات سمجھ کر اور اس بات کو کلیتہً نظر انداز کر کے کہ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے اس کا مقام کیا ہے۔ وہ اسلامی علوم میں کس قدر دخل رکھتا ہے۔ تقوےٰ و طہارت میں اس کا درجہ کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ بھی اس کا کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ اور اس بات کو بالکل نظر انداز کر کے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ چہ جائیکہ اس کے حقائق و معارف تک پہونچ سکتا ہو۔ اور دیگر ادیان کے مقابلہ میں اس کے فضائل کو بیان کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اسے خلیفہ اور امیر کا منصب دینے کی کوشش شروع کر دی جائے۔ یہ ایک نہائت خطرناک بات ہے۔ اور اگر اسے ابتداً میں بند کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو مسلمانوں کی تباہی میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا ؀

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع

اور

احباب جماعت سے درخواست دُعا

قادیان ۹ر اخاء ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے تو دو روز سے پہلے ہی خراب تھی۔ مگر آج صبح دس بجے کے قریب حضور کو بخار کی علامات شروع ہو گئیں۔ سردی زور دل کی لگی اور اس کے ساتھ ہی سخت تشنج ہو گیا۔ کمر اور سینے میں اکڑاہٹ اور جبڑے میں سختی معلوم ہوتی تھی۔ یہ حالت قریباً ایک گھنٹہ تک رہی پھر بخار شروع ہو گیا۔ اور شام تک تیز ہوتا چلا گیا۔ جو ۱۰۴ درجہ تک پہونچ گیا۔ ساتھ ہی سخت بے چینی۔ کرب اور سستی کی شکایات رہی جو اس وقت تک موجود ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے رمضان کے مبارک ایام میں بالخصوص نماز تہجد میں نہائت تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کریں۔

سوا دس بجے شب کی رپورٹ ہے۔ کہ ٹمپریچر ۱۰۳.۵ ہے۔ اور کرب میں کمی ہو کر نیند آگئی ہے ؀

جہاد نفس اور تحریک جدید کا مطالبہ وقف زندگی

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا ایک مطالبہ وقف زندگی ہے جس کے ماتحت ہر سال مخلص نوجوانوں میں سے جو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل اور میٹرک پاس اور اس مطالبہ کے ماتحت اپنی زندگیوں کو وقف کریں۔ ان میں سے فرض شناس اور قربانی کرنے والے نوجوانوں کو منتخب کر کے ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تاکہ بعد میں ان کو خدمت سلسلہ کا کام جو ان کے مناسب حال ہو سپرد کر دیا جائے۔ اس عرصہ میں ان کو اخراجات کے لئے بموجب قاعدہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی جو ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں فوراً دفتر تحریک جدید کو معہ اپنے کوائف اور امیر جماعت کی تصدیق کے درخواستیں ارسال کر دیں۔

جن نوجوانوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اور میٹرک پاس نہیں کیا وہ بھی اطلاع دے سکتے ہیں۔ اگر وہ انتخاب میں آنے کے قابل ہوئے۔ تو ان کو منتخب کر کے میٹرک پاس کرنے کے لئے اطلاع دے دی جائے گی۔ امید ہے کہ نوجوان اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے فارم وقف زندگی دفتر تحریک جدید سے مطالبہ پر ارسال کر دیا جائے گا۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کے اندر اندر اپنی درخواستیں ارسال کر دیں

انچارج تحریک جدید قادیان

بعض مرتدین کے متعلق اعلان

احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اشخاص نے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ارتداد کر لیا ہے۔ اور یہ اپنے ارتداد کا اعلان اخبار "پیغام صلح" میں کر چکے ہیں۔

شیخ منظور الٰہی صاحب پسر شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم معہ اپنی چھوٹی ہمشیرہ کے۔ دہلی۔ سلطان احمد صاحب پسر چودھری نور احمد خان صاحب دہلی

یہ سب ڈاکٹر شمس الدین صاحب دہلی کے پاس رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب اس سے پہلے مرتد ہو چکے ہیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا:- (۱) سید محمد ہاشم صاحب بخاری بھونچال کلاں ضلع جہلم بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۲) دوست محمد خان صاحب ایم۔ اے جہلم اپنے خالہ زاد بھائی چودھری فضل احمد خان صاحب اور اپنی ہمشیرہ کی خیر و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۳) مولوی سلطان علی صاحب کا لڑکا بعارضہ آشوب چشم ہے۔ (۴) ڈاکٹر محمد حسین صاحب ماگڑی ضلع ریاست میسور اپنے لڑکے نیاز احمد صاحب کی درازیٔ عمر اور دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے (۵) صاحبزادہ عبد الرشید ابن صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب اپنی بہن کے لئے جو عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے خود درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

دم کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو دم کرتے۔ تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ۔ اے بندوں کے رب اپنے اس بندہ سے اس تکلیف کو دُور کردے حقیقی صحت صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے اے اللہ تیرے سوا کوئی بھی تیرے اس بندہ سے یہ تکلیف ہٹا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ دم کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خدا تعالےٰ سے دُعا مانگ کر بیمار پر پھونک ماری جائے۔ اگر کوئی شخص خدا سے دُعا نہیں کرتا۔ اور غیر مسنون الفاظ پڑھ کر پھونک مار دیتا ہے۔ تو یہ ناجائز ہے۔ ہماری شریعت میں کوئی ایسا دم جائز نہیں جس میں مریض کے لئے خدا تعالےٰ سے دُعا نہ کی جائے۔ اور یونہی ادھر اُدھر کے الفاظ کہہ کر پھونک مار دی جائے۔ ہاں ایسا دم کرنا۔ جیسا کہ ایک صحابی رضؓ نے ایک بچھو زدہ کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ یا جس میں قرآن کریم یا احادیث کی مسنون دُعائیں ہوں۔ جائز ہے۔

فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب میں بھوپال گیا۔ تو سلطان محمود نامی ایک پٹھان طالب علم میرے ساتھ تھا۔ ہم پیدل سفر کر رہے تھے۔ ایک جگہ ہمیں راستہ میں خبر ملی۔ کہ اگلے گاؤں میں سخت ہیضہ پھوٹا ہوا ہے۔ میں نے اپنے ساتھی کو سمجھایا۔ کہ وہاں نہیں جانا چاہیئے لیکن اس نے اصرار کیا۔ کہ ضرور جانا ہے یہ یونہی وہم ہے۔ کچھ نہیں ہوتا۔ چونکہ وُہ ہم سفر ہونے کے علاوہ میرا دوست بھی تھا اس لئے میں نے اس کی بات مان لی۔ اور ہم نے اس گاؤں کا رُخ کیا۔ ابھی ہم گاؤں سے کچھ فاصلہ پر تھے۔ کہ اسے ہیضہ ہوگیا۔ بڑی مشکل سے ہم گاؤں کے قریب پہونچے۔ مگر گاؤں والوں نے ہمیں داخل نہ ہونے دیا۔ ہم وہیں ٹھہر گئے۔ میں نے اسے کچھ دوائیاں تو دیں۔ مگر وہ فوت ہوگیا۔ میں نے خود قبر کھودی۔ اور اسے دفن کیا۔ جب دفن کر چکا۔ تو جنازہ یاد آیا۔ چنانچہ قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ غرض بہت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ کچھ سفر کی تھکان تھی۔ ادھر قبر کھودنی پڑی۔ ابھی میں وہیں تھا۔ کہ گاؤں کے نمبردار کو ہیضہ ہوگیا۔ وُہ میرے پاس آئے۔ کیونکہ میرے پاس کچھ دوائیاں دیکھ چکے تھے۔ میں نے کہا۔ تمہیں یاد ہے۔ تم نے تو مجھے گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیا تھا۔ انہوں نے معافی مانگی۔ میں نے اسے دم کرتے ہوئے اس کے لئے دُعا کی۔ اور کچھ دوائی بھی دی۔ وُہ اچھا ہوگیا۔ اور اس نے مجھے بھوپال تک کا کرایہ دیا۔ اور میں گاڑی کے ذریعہ نہایت آسانی سے بھوپال پہونچ گیا۔

پس مناسب دم جس میں مریض کے لئے دُعا ہو۔ جائز ہے۔ بلکہ ایسا دم بعض دفعہ خود دم کرنے والے کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ جس طرح ایک صحابی نے دورانِ سفر میں گاؤں کے ایک نمبردار کو اس شرط پر دم کیا تھا۔ کہ ہمیں کچھ بکریاں دی جائیں۔ کیونکہ پہلے صحابہ رضؓ ان لوگوں کے مہمان بن کر ان کے پاس ٹھہرے تھے اور انہوں نے کھانا وغیرہ نہیں کھلایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مان لیا۔ صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ اور وُہ اچھا ہوگیا اور صحابہ رضؓ کو بکریوں کا ریوڑ مل گیا۔ صحابی رضؓ کا اسے دم کرنا مریض کے لئے دعائے صحت کرنا تھا۔ اور اپنے لئے زادِ سفر مہیا ہونے کی دُعا۔ پس یہ حدیث اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نمونہ بتاتا ہے کہ کس طرح کا دم جائز ہے۔ آج کل جو دم کرنے کی صورت مسلمانوں میں رائج ہے وُہ نہایت ہی فضول اور لغو۔ بلکہ سراسر گناہ ہے۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس دم کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جس قسم کا دم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کیا کرتے تھے۔ اور مریض تندرست بھی ہو جاتے تھے۔ اس قسم کے دم کو یہ مسلمان کہلانے والے اپنے لئے کیوں مشعلِ راہ نہیں بناتے۔ اور خواہ مخواہ کی بدعتوں میں پڑ کر متاعِ ایمان کو ضائع کرتے رہتے ہیں۔ جو چیز نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کے پے در پے تجربات سے یقینی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کے خطا جانے میں تو کوئی شک نہیں۔ بشرطیکہ پاکیزگیٔ نفس ہو۔ مگر ان لوگوں کے ٹونوں اور بناوٹی دُعاؤں کا دس فیصدی بھی یقینی ہونا ضروری نہیں۔

پس بے شک دم کرنا جائز ہے۔ مگر اسی حد تک اور اسی طریق سے جو طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اس طریق سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر ہونا بدعت ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔

ایک اعتراض کا جواب

فرمایا۔ ضمناً بتائے دیتا ہوں۔ کہ جب وقت اس صحابی رضؓ کو بکریوں کا ریوڑ ملا۔ تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ ان کا کھانا ناجائز ہے۔ اس پر یہ صلاح ٹھہری۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ فیصلہ فرمائیں اس پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ صحابہ رضؓ وُہ بکریاں لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصبتم۔ خوب کیا واضربوا لی معکم بسهم۔ مجھے بھی اس سے حصہ دو۔ اس پر بعض عیسائیوں نے اعتراض کیا ہے۔ کہ آپ نعوذ باللہ حریص تھے۔ گوشت کا نام سُن کر بے اختیار کہہ اُٹھے۔ کہ مجھے بھی دینا۔

فرمایا۔ یہ اعتراض نہیں۔ بلکہ دراصل گالی ہے۔ اور اُن کے اندرونی بغض اور کینہ کا ثبوت ہے۔ اگر یہ نافہم دشمن واقعہ سامنے رکھ کر ذرہ سوچیں۔ تو انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایسا کہنا ضروری تھا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ صحابہ کرام سارے سفر میں اس معاملہ پر بات چیت کرتے آئے تھے۔ بعض کہتے تھے کہ ان بکریوں کا گوشت کھانا جائز ہے اور بعض کہتے تھے۔ کہ چونکہ اس نے قرآن پڑھ کر اس کے بدلہ میں یہ بکریاں لی ہیں۔ لہٰذا ان کا گوشت کھانا ناجائز ہے۔ اس لئے جب وُہ آپ کے پاس آئے۔ اور سب واقعہ سُنایا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے دل کو تسلی دینے کے لئے کہ یہ حلال اور طیب ہے ایسا کہا۔ پس حضور کا یہ کہنا۔ کہ "خوب کیا"۔ کسی حرص یا لالچ پر مبنی نہیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان لوگوں کو اطمینانِ قلب اور تسلی ہو جائے۔ کہ یہ رزق واقعہ میں حلال اور طیب ہے۔ دوم۔ آپ نے اس لئے بھی یہ بات اُن سے کہی تا ان کو خوشی ہو۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ دشمن کو کیا علم کہ صحابہ کرام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی وجسمی اس محبت اور پیار کی کتنی قدر کیا کرتے تھے۔ چونکہ دُشمن اس محبت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور وُہ اس لطف کو محسوس نہیں کر سکتا۔ جو صحابہ کو اس وقت آیا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ اس لئے وُہ اسے قابلِ اعتراض سمجھتا ہے۔ حالانکہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کا ثبوت ملتا ہے۔

خاکسار محمود احمد [illegible] شاہ پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت اور جماعت احمدیہ کا فرض

رمضان المبارک کے لئے ایک خاص مجاہدہ

(۱)

نبوت کے بعد خلافت اور امامت خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ خلیفہ نبی کی جماعت کا مرکزِ اتحاد ہوتا ہے اس کے ذریعہ قوم کی شیرازہ بندی قائم رہتی ہے۔ قلبی یگانگت کے علاوہ روحانیت کے حصول کا باعث ہوتا ہے۔ چونکہ خلیفہ روحانی طور پر نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت سے نکل کر روحانی ترقیات حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اسی بناء پر خلفاء کی اطاعت کرنا ازروئے شریعتِ اسلام لازمی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو میرے امیر کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ میرا نافرمان ہے۔ اتحادِ جماعت کی قیمت بیان کرتے ہوئے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من اتاکم وامرکم جمیع علیٰ رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ کہ اے مسلمانو! جب تم ایک امامِ واجب الاطاعت کے ہاتھ پر جمع ہو۔ اور کوئی شخص تمہارے اتحاد کو پھاڑنے اور تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ تو اس کی بات ہرگز مت سنو۔ اور اس کی دعوت پر بالکل کان نہ دھرو۔

اسلامی تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی جماعتی روحانی ترقی خلفاءِ راشدین کے زمانہ تک تھی۔ مسلمانوں میں نظام تھا۔ اور وہ ایک ہاتھ پر جمع تھے۔ ذاتی مفاد کی بجائے مرضیٔ مولیٰ ان کا مقصود تھا۔ خلفاء اور مخلص مومنوں میں رشتۂ مودّت والفت مستحکم طور پر قائم تھا جس کی ایک مثال یہ ہے۔ کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا بزرگ مجتہد صحابی کہتا ہے۔ لو اعلم عمر یحب کلباً لاحببتہ۔ کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے۔ کہ حضرت عمرؓ کو فلاں کتے سے پیار ہے۔ تو میں بھی ضرور اس سے پیار کروں گا۔ سچ ہے ؎

کہتے ہیں پیاروں کا جو کچھ ہو وہ آتا ہے پسند
اس لئے جو کوئی اس کا ہو کرو اس سے پیار

(۲)

بعض نادان خلفاءِ راشدین کا مقام صرف منتظم اعلےٰ اور افسر کا قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا خلیفہ سے تعلق محض افسری اور ماتحتی کا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ ایسے لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ کیا خلیفہ بھی معصوم ہوتا ہے؟ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کے چمن روحانیت کا نگران خلیفہ ہوتا ہے۔ اسے دنیوی منتظموں کے زمرہ میں قرار دینا سراسر غلط خیال ہے۔ نبی کی پیدا کردہ روحانیت کا بہترین نمونہ خلفائے راشدین ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مستمرہ سنت ہے۔ کہ جب تک جماعت کی اکثریت تقوےٰ پر قائم رہتی ہے۔ ان پر تقوےٰ شعار اور پرہیزگار خلفاء مقرر ہوتے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ نبی کی جماعت کا بیشتر حصہ تو طہارت کا نمونہ ہو۔ اور ان پر خلیفہ مقرر ہونے والا خلافِ تقوےٰ افعال کا ارتکاب کرنے والا ہو۔ ایسا زعم باطل اور سنتِ ربانیہ کے خلاف ہے۔ اور کوئی احمق ہی ایسا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ باقی رہا خلفائے راشدین کا معصوم ہونا تو واضح رہے۔ کہ اگرچہ ان کے بارے میں نبیوں سے امتیاز کی خاطر معصوم کا لفظ عام طور پر مستعمل نہیں ہوتا۔ تاہم ان کی پاکبازی اور تقوےٰ شعاری مسلم ہوتی ہے۔ علماءِ امت نے ان کے لئے محفوظ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی امورِ قبیحہ کا صدور ان سے ناممکن ہوتا ہے خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان اللہ لم یبعث نبیاً ولا خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتنھاہ عن المنکر وبطانۃ لا تالوہ خبالاً ومن یوق بطانۃ السوء فقد وقی۔ (الادب المفرد للبخاری ص۵۳)

کہ نہیں مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو یا خلیفہ کو مگر اس کے لئے دو قسم کی خاص باطنی تحریکات ہوتی ہیں ایک اسے نیکی کا حکم دیتی ہے۔ اور منکر سے روکتی ہے۔ دوسری اسے نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتی۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بری تحریک کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جائے۔ وہی حقیقتاً محفوظ ہے

اس حدیث نبوی کا مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نبیوں اور خلفاءِ راشدین کو بدیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ خلفاء درحقیقت نبی کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہوتے ہیں۔ پس خلیفہ راشد جماعت مومنین کا مقتدا و محبوب ہوتا ہے وہ صرف افسر نہیں ہوتا۔ بلکہ روحانی پیشوا ہوتا ہے۔ اور مخلصین کو اس سے دلی پیوند ہوتا ہے:۔

(۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم۔ (مسلم جلد ۲ ص۱۲۲) کہ اے مسلمانو! تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت رکھتے ہو۔ اور وہ تم سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ تم پر برکاتِ سماوی کا نزول چاہتے ہیں۔ اور تم ان کے لئے دعا گو رہتے ہو۔ اور ان کے لئے رحمتِ الٰہی مانگتے ہو:۔

یہ کلماتِ نبوی اس تعلق کا آئینہ دار ہیں۔ جو خلیفہ کو اپنے اتباع سے اور پیرووں کو اپنے امام سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی حاسد یا ناکام دشمن اس رابطۂ محبت کو "پیر پرستی" کہہ کر اپنی دلی سوزش کا اظہار کرتا ہے تو وہ مجبور ہے۔ ورنہ فرمانِ نبوی کے مطابق سچے مومن نبی کے بعد انسانوں میں سے خلیفۂ وقت سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور خلیفۂ وقت کو بھی اپنے مخلصین سے گہری محبت ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس محبت کے اظہار کا ایک طریق یہ بیان فرمایا ہے کہ خلفاء اپنی جماعت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جماعت کے افراد خلیفہ کے لئے دعا میں مشغول رہتے ہیں۔ اس طرح دونو طرف سے طلب رحمت کے لئے بارگاہِ ایزدی میں التجائیں کی جاتی ہیں۔ یقیناً ایسی مخلصانہ دعائیں درجۂ قبولیت پاتی ہیں۔ اور خدا کا قائم کردہ سلسلہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ اور مومنوں کی جماعت بحیثیت جماعت روحانی منازل کو بسرعت طے کرتی جاتی ہے۔

(۴)

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اور جب تک جماعت کی اکثریت اس فضلِ ربانی کی شکرگزار رہے گی۔ یہ نعمت اس جماعت کے شاملِ حال رہے گی۔ حضرت خلیفۂ اول مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان انعام تھا جنہوں نے شکستہ دلوں کو سنبھالا۔ اور بانیٔ سلسلہ کی وفات کے غیر معمولی صدمہ سے پریشان ہو جانے والے قلوب کے لئے باعث تسکین بن گئے جماعت کو آپ سے محبت تھی اور آپکو جماعت سے

133

۱۹۱۴ء میں جب خدا کا برگزیدہ نورالدینؓ مشیت ایزدی کے ماتحت اس دارفانی سے رحلت فرما گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قیادت کا بارگراں اپنے بندے سیدنا محمود کے کندھوں پر رکھا۔ خلافت ثانیہ پر ربع صدی کا عرصہ گذر گیا ہے۔ اس مدت میں محبوب آقا نے جماعت کی رہنمائی جس شاندار رنگ میں فرمائی ہے۔ وہ تاریخ احمدیت کا ایک زرین ورق ہے۔ جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر جس والہانہ انداز میں لبیک کہا ہے۔ اس کی مثال بھی قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے سوا کہیں مل نہیں سکتی۔ ہمارے امام کو ہم سے محبت ہے۔ اور ہمیں اپنے امام سے محبت ہے۔ وہ ہمارے لئے دعائیں کرتا ہے اور ہم اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بار خلافت کو اٹھانے کے بعد پہلے ہی سال سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے . . . تمہارا اسے فکر ہے۔ درد ہے۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے"

(برکات خلافت صفحہ ۵)

———— (۵) ————

حضرت امیرالمومنین حفظہ اللہ و اطال بقاءہ نے ۲۵ ماہ وفا ۱۳۱۹ھش (۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء) کے الفضل میں "میری وصیت" کے عنوان سے ایک دل ہلا دینے والا مضمون شائع فرمایا ہے۔ موت یقیناً ہر انسان کے لئے مقدر ہے۔ لیکن احمدی جماعت جسے اپنے محبوب پیشوا سے بے حد محبت ہے۔ اس قسم کی خبر کے سننے کی تاب نہیں رکھتی۔ چنانچہ اس وصیت نے دلوں کو تڑپا دیا۔ جماعت پر اضطراب و بے چینی طاری ہو گئی۔ ایک سراسیمگی سی چھا گئی۔ مگر چونکہ جماعت احمدیہ خدا کے نبی کی جماعت ہے۔ اسے خدا کی غیر محدود طاقتوں پر کامل یقین ہے۔ احمدی اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتے ہیں۔ اس لئے اس زہرہ گداز خبر کو پڑھ کر احمدی مرد اور احمدی عورتیں فگار دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ آستانۂ الوہیت پر گر گئے۔ تا قہار و قدیر غالب خدا اسے بدل دے۔ اور ہمارے مقدس امام کی عمر میں برکت دے۔ کوئی مخلص احمدی نہ ہوگا جس نے زاری سے دعا نہ کی ہو۔ اور اخلاص سے مقدور بھر صدقہ نہ دیا ہو انفرادی طور پر یہ سلسلہ دعا جاری ہے اور جاری رہے گا۔ گذشتہ دنوں ہم چند احمدی کشمیر کی بلند ترین جھیل کوثر ناگ پر تھے۔ جو ساڑھے پندرہ ہزار فٹ بلند پہاڑوں کے درمیان قدرت کا دلکش نظارہ ہے۔ جمعہ کا دن تھا۔ قلوب پر رقت طاری تھی۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر اس جگہ ہم سب نے خاص الحاح اور زاری سے محبوب امام کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی۔ اسی طرح تمام احمدی اپنی اپنی جگہ کرتے ہوں گے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ احباب سے رمضان المبارک کے دنوں میں خاص جدوجہد سے دعا کے لئے التجا کروں۔ حضور نے لکھا ہے۔ کہ میری وفات کی خبر چند ماہ سے بعض دوستوں کو بذریعہ خواب بتائی گئی ہے۔ اسی بنا پر حضور نے یہ وصیت شائع کی۔ گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر "وصیت الرسول" کی اشاعت سے بھی بعض دوستوں نے یہی محسوس کیا تھا۔ غرض یہ ایک قضاء ہے جس کی قبل از وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے۔

———— (۶) ————

اے مشرق و مغرب کے احمدیو! اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے روزہ کو قبولیت دعا کے لئے خاص ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس کی پاک کتاب میں روزہ کے حکم کے ساتھ معاً آیا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۹)

پھر جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

اے بھائیو! اور بہنو! آؤ ہم سب رمضان کے بابرکت دنوں میں اس سال خدا کی کامل قدرتوں پر یقین رکھتے ہوئے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ کی درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں تا وہ قادر خدا خوابوں میں بیان شدہ تقدیر کو بدل دے۔ اور جماعت کی متضرعانہ التجا کو قبول فرمائے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ رمضان کی تہجد میں بالالتزام یہ دعا کی جائے۔ آخری عشرہ میں اس گداز سے دعائیں ہوں کہ عید کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی بشارت سے مجروح دلوں پر مرہم رحمت رکھی جائے۔ اے خدا! تو مومنوں کی جماعت کی اس عاجزانہ التجا کو قبول فرما۔ اور اپنے بندہ اور ہمارے امام حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ اور اشاعت اسلام کے بارے میں اس کے سب عزائم کو پورا فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری از سرینگر۔

تحریک جدید کی مالی قربانیاں

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے مخلصین پر یہ امر کھل چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی" کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے وہی لوگ ہیں جو "تحریک جدید کی مالی قربانی" میں متواتر دس سال اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے چلے جائیں۔ اور کسی سال میں بھی ناغہ نہ کریں۔ اگر کسی نے گذشتہ کسی سال میں نہیں دیا۔ تو اسے اجازت ہے کہ جس سال کا چندہ ادا نہیں کیا ادا کریں۔ یا وعدہ کرنے کے بعد ادا کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ مگر اب ایمان کا تقاضا ہے کہ ادا کریں۔ تو ایسے دوست بھی اب دے سکتے ہیں۔ "تحریک جدید" کی طوعی قربانیوں میں حصہ لینے والوں کے متعلق سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ دس سال تک متواتر قربانی کرنے والوں کے نام جہاں ایک کتاب میں چھاپ دیئے جائیں گے وہاں ان کے نام ایک مرکزی لائبریری کے ہال پر بھی منارۃ المسیح کی طرح کندہ کر دیئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں ان کے لئے ان کی قربانیوں کی وجہ سے دعائیں کریں۔ اور ان کے نام عزت سے لیں۔ بیسیوں ہیں جو دس سال کا چندہ دے چکے ہیں۔ بعض کا ایک آدھ سال رہتا ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب محلہ دارالرحمت نے "تحریک جدید" کے ساتویں، آٹھویں۔ نویں سال کا چندہ داخل کرتے ہوئے بیان کیا کہ ۲۰ روپیہ کی ایک رقم مجھے ملی۔ میں نے دل میں کہا کہ اس رقم کے لئے خرچ تو سینکڑوں ہیں۔ مگر سب سے اول اور ضروری خرچ "تحریک جدید" کے چندہ کی رقم ہے۔ میں اگرچہ ساتویں سال کا چندہ ادا کر چکا ہوں۔ مگر آٹھویں نویں سال کا باقی ہے۔ اس رقم سے یہ دو سال پورے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رقم وصول ہوتے ہی داخل کر دی ہے۔ اب دسواں سال رہ گیا ہے۔ اس کا روپیہ بھی میں جلد ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی فکر میں ہوں۔

احباب دیکھیں کہ ایک غریب آدمی جس کی ماہوار آمد سات آٹھ روپے ہے اپنی آمدنی سے ۲½ گنا چندہ تحریک جدید نہ صرف چھٹے سال کا ادا کر کے نویں تک کا بھی اسی نیت سے دیتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ رمضان المبارک کے مہینے سے مستفیض ہونے کے لئے ۲۹ رمضان تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دورِ ثانی کا ایک اہم مطالبہ

عورتوں کو ورثہ دینا

اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کی بعثت کا مقصد فلسفیوں کی طرح دنیا سے بعض نظریات کا تسلیم کروانا ہی نہیں ہوتا بلکہ خیالات و معتقدات کے علاوہ عملی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دینا ہوتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے صرف کلمہ ہی نہیں پڑھوایا۔ بلکہ حضور کی لائی ہوئی تعلیم ان کی زندگی کے ہر لمحہ اور ان کے قول و کردار کے ہر حصہ پر اثر انداز ہوئی۔ اور چند سالوں میں ان کی کایا پلٹ دی۔ رسوم و رواج کے بندھنوں سے نکال کر اسلامی تمدن مضبوطی سے ان میں قائم کر دیا گیا۔ لیکن زمانہ نبوی سے بُعد کے باعث اور جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سے خبر دی ہوئی تھی۔ مسلمان بگڑ گئے اور اس تنزل کی حالت میں وہی تمدن اسلام جس کو دیکھ کر غیر مسلم بھی رشک کھاتے تھے ایک قابل ترک چیز بن گیا۔ اور مغربی تمدن اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ان کے دل و دماغ پر مسلط ہو گیا۔ اسلام کی اس حالت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف میں بیان کیا گیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں "ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا اور اس نے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ دین محمدی ہے جو مجسم ہو کر نظر آیا اور میں نے اس کو تسلی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پا جائے گا۔"

تذکرہ صفحہ ۱۸۴

پس احمدیت اس بیمار اسلام کی حالت صحت کا نام ہے

ایک خطرناک مرض جس کا خصوصاً ہمارے صوبہ کے زمیندار اور کاشتکار میں عورتوں کو ورثہ نہ دینا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دور ثانی میں جماعت احمدیہ کو اس کے ازالہ کی خاص طور پر تحریک فرمائی ہے۔ ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے جماعت سے مطالبہ فرمایا۔ کہ "ہر مخلص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کریگا۔ اور اپنی بیٹی اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دے گا جو شریعت نے انہیں دیا ہے" (انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۴) نیز حضور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ وآلہ السلام کو الہاماً بتایا ہے کہ يحيي الدين ويقيم الشريعة کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دین محمدی کو زندہ کرے گا اور شریعت مصطفوی کو قائم کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ شریعت کے اس حکم کو زندہ کیا جائے چنانچہ تمام احباب نے بلا استثنا کامل اخلاص کے ساتھ اس امر کا اقرار کیا اب اس اقرار کے بعد جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس پر کاربند رہے اور اس اقرار کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔

تحریک جدید کے دور ثانی کا یہ ایک نہایت ہی اہم مطالبہ ہے جس کی تعمیل ہر احمدی پر واجب ہے بلکہ حضور نے تو اس کی تاکید کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔ کہ "آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا۔ تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے گا"۔ انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۵

یوپی اور صوبہ سرحد میں مسلمان قانوناً عورتوں کو ورثہ سے حصہ دیتے ہیں۔ لیکن پنجاب میں شریعت اسلامیہ کی بجائے رواج پر عمل ہونے کے باعث حصہ نہیں دیتے۔ مسئلہ شریعت کی موجودگی میں رواج خواہ کتنا ہی قدیم ہو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور ہمیں جرأت کے ساتھ اس کے خلاف قدم اٹھانا چاہیئے۔ دوسرا عذر یہ کیا جا سکتا ہے کہ جائداد میں کمی ہو جائے گی۔ یہ بھی ایک باطل وہم ہے کیونکہ جب ساری جماعت اس قانون پر عامل ہو جائے گی تو یہ ایک ہاتھ دینا اور دوسرے ہاتھ لینا ہی ہو گا۔ تیسرا عذر وہ ہے جو صرف ایک محدود طبقہ نمبرداران وغیرہ کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ عورتوں کو حصہ دینے سے جائداد کی کمی کی وجہ سے نمبرداری وغیرہ ضبط ہو جائے گی۔ یہ بھی محض وہم ہے۔ کیا جس نمبردار کے زیادہ لڑکے ہوں اور اس کی جائداد بہت سے حصوں میں تقسیم ہو جائے اس سے اس کی نمبرداری ضبط ہو جاتی ہے ہرگز نہیں بلکہ نمبرداری کا تو زیادہ تر داروں کی قابلیت پر انحصار ہے۔ ہاں اگر اس میں کوئی خطرہ بھی ہو تو پروا نہ کرنی چاہیئے کیونکہ احکام شریعت کی تعمیل میں ان امور کو روک سمجھنا کمزوریٔ ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جن خاندانوں میں عورتوں کو حصہ ملتا ہے وہ دوسروں سے کسی بات میں کمزور نہیں ہیں بلکہ زیادہ وجاہت رکھتے ہیں۔ زمیندار ایک غیور قوم کا فرد ہے وہ اس بات میں مسرت محسوس کرتا ہے کہ ساری عمر دن رات محنت کر کے اپنی بیوی بچوں کا پیٹ پالے بجائے اس کے کہ اپنے سسرال میں پڑا رہے۔ اسی طرح اپنی بہنوں کو حصہ دینا ان سے لینے کی نسبت اس کے نزدیک از حد پسندیدہ اور خوشی کا موجب ہوتا ہے پس یہ پنجاب کے غیور زمیندار کی غیرت کے منافی ہے کہ وہ رواج کے پردہ میں اپنی بہنوں بیوی اور خاندان کی دیگر عورتوں کے وہ حقوق جو شاہ دو جہاں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا کئے ہیں نہ دے۔

عورتوں کا اپنے حقوق سے تغافل بھی ایک حد تک اس نقص کا باعث ہے۔ پنجاب کی عورتیں مجسم قربانی ہوتی ہیں۔ ان کی اپنی خواہشات بہت محدود ہوتی ہیں ان میں سے اکثر اپنے والد یا بھائیوں پر حصہ شرعی کے لئے زور ڈالنا نامناسب سمجھتی ہیں بلکہ بعض جب کبھی اس قسم کی تقسیم کا ذکر آتا ہے تو کہہ دیتی ہیں "ہم نے حصہ لے کر کیا کرنا ہے" اس ذہنیت کو بھی تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی خاطر نہ سہی اپنے والد اور بھائیوں کو گناہ سے بچانے کی خاطر شرعی تقسیم پر زور دینا چاہیئے۔ اور ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسا انتظام کرے کہ اس کے ورثہ میں سے اس کی بیٹیاں اور بیوی شرعی حصہ حاصل کر سکیں۔ اگر اسے اپنے لڑکوں کے متعلق یہ خدشہ ہو کہ وہ اپنی بہنوں اور والدہ کو ان کا حصہ نہیں دیں گے تو اس کا فرض ہے کہ وہ زندگی میں ہی جائداد تقسیم کر دے یا وصیت باضابطہ رجسٹری کرا دے۔ جو احباب بہشتی مقبرہ کی وصیت کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وصیت میں یہ بھی تحریر کر دیا کریں کہ ان کی وفات کے بعد ان کی جائداد حسب قانون شریعت اسلامیہ تقسیم ہو۔

وہ احباب جن کے والد فوت ہو چکے ہیں اور اب ان کی ساری جائداد ان کے قبضہ میں ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس جائداد کی شرعی تقسیم کر دیویں اپنی والدہ اور اپنی بہنوں کو ان کے حصے دیویں۔ دسمبر ۱۹۳۷ء میں جماعت نے یہ اقرار کیا تھا اور اب تقریباً سوا دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن بعض بھائیوں نے اس بارہ میں ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ انہیں چاہیئے کہ اس کی تعمیل کو مزید التوا میں نہ رکھیں۔ خاکسار: مشتاق احمد

ط ۔ اے ایل ایل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۸ اکتوبر۔ برٹش گورنمنٹ نے جنرل چیانگ کائی شیک سے جزیرہ لیوکونگ ایک معاہدہ کے مطابق لیا تھا ایک شرط یہ تھی۔ کہ جنگ کی صورت میں برطانیہ یہاں جنگی جہاز نہیں رکھے گا۔ اس لئے برطانی جنگی جہازوں نے آج اسے خالی کر دیا۔ اور معاً بعد جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر کے اعلان کر دیا۔ کہ اب یہاں برطانی مفاد ختم ہو گئے ہیں۔ برطانی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جاپان کے اس قبضہ کو قطعاً تسلیم نہیں کرتی۔

آج دار العوام میں مسٹر چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۸ اکتوبر کے بعد برما روڈ دوبارہ کھول دی جائیگی کیونکہ تین ماہ کے عرصہ میں جاپان چین کے ساتھ جھگڑا چکانے میں ناکام رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ امریکن گورنمنٹ اس فیصلہ سے بالکل متفق ہے۔ برطانیہ پر جرمن بمباری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک ہوائی حملوں سے برطانیہ کے صرف آٹھ ہزار اشخاص ہلاک اور تیرہ ہزار مجروح ہوئے ہیں۔ حالانکہ میرا اندازہ تھا۔ کہ ہر شب تین ہزار لوگ مرا کریں گے۔ اس رفتار سے تو صرف لنڈن کو تباہ کرنے کے لئے دس سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ جرمنی روزانہ چار سو بمبار جہاز حملہ کے لئے بھیجتا ہے۔ جرمنی نے اس قدر جہاز اور کشتیاں مہیا کر رکھی ہیں کہ صرف ایک رات میں برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے پانچ لاکھ انسانوں کو موت کے منہ میں دھکیل سکتا ہے۔ ابھی جرمن حملہ کا خطرہ دور نہیں ہوا۔ ڈاکر پر قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جبرالٹر سے فرانسیسی جنگی جہازوں کے گذرنے کی اطلاع ہم کو بالکل نہ ہو سکی۔ اب یہ تحقیقات ہو رہی ہے کہ کس کی غلطی سے ایسا ہوا۔

امریکن گورنمنٹ نے ان نو ہزار امریکنوں کو جو اس وقت مانچوکو۔ جاپان۔ ہند چینی ہانگ کانگ اور مشرق بعید میں مقیم ہیں۔ فوراً امریکہ واپس آجانے کا حکم دے دیا ہے۔ امریکہ کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ امریکہ جنگ کو روکنے کی انتہائی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اگر جاپان اپنے رویہ پر مصر رہا۔ تو امریکہ سخت کارروائی کرے گا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ و روس میں سمجھوتہ کی بات چیت کا آغاز اس ہفتہ پھر ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ روس نے اس وقت تک تجارتی سمجھوتہ کی گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک برطانیہ کی حکومت روس کو وہ تیس لاکھ پونڈ کی رقم ادا نہیں کرتی۔ جو ریاست ہائے بالٹک کی طرف سے کفالتوں کی صورت میں اس کے پاس تھی۔ سر جان اینڈرسن۔ لارڈ ہیلی فیکس اور مسٹر بیون کے جنگی وزارت میں شامل کئے جانے پر بھی روس کو سخت اعتراض ہے۔

ہانگ کانگ ۸ اکتوبر۔ پولیس نے یہاں کے کئی جاپانی دفاتر پر چھاپے مارے اور کئی جاپانیوں کی تلاشیاں بھی لیں۔ نتیجہ کیا نکلا۔ اس کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ کل شب امرتسر میں دسہرہ کے جلوس میں ننگی تلواروں کے مظاہرہ کی پولیس نے ممانعت کر دی تھی۔ اس پر آج ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کی۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ دسہرہ کا تیوہار نہیں منائیں گے۔

ہوشیارپور میں دسہرہ کے جلوس پر بھی کہا جاتا ہے کہ حملہ ہو گیا تھا۔ اس پر پولیس نے جلوس پر بعض پابندیاں لگا دیں۔ اس لئے وہاں بھی ہندوؤں نے ہڑتال کر دی۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ بی بی سی کا بیان ہے کہ گذشتہ شب جرمن طیاروں نے لنڈن پر طویل ترین حملہ کیا نیز مشرقی انگلستان کے ایک قصبہ میں لوگوں سے پُر بازاروں میں بم گرائے گئے۔ ایک گرجا بالکل تباہ ہو گیا۔ اور ایک فائر سٹیشن کو آگ لگ گئی۔ بہت تھوڑے لوگ ہلاک یا زخمی ہوئے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ برطانی سفیر مقیم بخارسٹ نے رومانی گورنمنٹ سے دریافت کیا ہے۔ کہ اس نے جرمن افواج کو اپنے ملک میں داخلہ کی اجازت کیوں دی ہے۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ آج سرحدی گاندھی واردھا جاتے ہوئے جب یہاں سے گزرے تو نمائندگان پریس سے آپ نے کہا۔ کہ اب کانگرس کے لئے سول نافرمانی کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے فوری طور پر مارشل پیٹان کو وشی سے برلن بلایا ہے۔ خیال ہے کہ وہ فرانس سے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کرانا چاہتا ہے۔

مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا کہ برطانیہ اور سپین کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ خدشہ صرف اتنا ہی ہے کہ کہیں یہ ملک دشمن کو سامان سپلائی کرنے کا اڈہ نہ بن جائے۔ اگر یہ نہ ہوا۔ تو برطانیہ اس کی ناکہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک پر چھاپے مارے اور بہت سے سمندری اور ہوائی اڈوں پر زناٹے کے حملے کئے۔ ایک ہوائی اڈہ پر تو بلس بار حملہ کیا گیا اور بموں کا مینہہ برسا دیا گیا ایک مشہور کارخانہ پر اٹھارویں بار حملہ کیا گیا۔ ہیمبرگ میں تیل کے کارخانوں اور دھات کی فیکٹریوں پر بم برسائے گئے۔ جیننی کی بندرگاہوں پر بھی زور کے حملے کئے گئے۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ برطانیہ پر کل جو ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ اس میں جرمنی کے آٹھ جہاز گرائے گئے۔ رات کو حملے کا زیادہ زور لنڈن پر رہا۔ جنوب مشرقی انگلستان پر بھی بم گرے۔ لنڈن اور نواحی علاقہ میں کئی جگہ آگ لگ گئی مگر اسے جلدی ہی بجھا دیا گیا۔ کچھ کارخانوں اور مکانوں کو بھی معمولی نقصان پہنچا۔

بمبئی ۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے ٹریڈ کمشنر نے آج بتایا کہ برطانیہ کے کارخانے باوجودیکہ دن رات گولہ بارود تیار کر رہے ہیں پھر بھی اس کی بیرونی تجارت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور برطانیہ سے ہندوستان برابر مال آ رہا ہے۔

کلکتہ ۹ اکتوبر۔ کانگرس نے مسٹر سرت چندر بوس کو بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی سے نکال دیا ہے اور انہیں کہا ہے کہ وہ اسمبلی کی ممبری سے بھی استعفیٰ دیدیں کیونکہ وہ کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب ہوتے تھے۔

بمبئی ۹ اکتوبر۔ سر آغا خان دسمبر میں ہندوستان پہنچ رہے ہیں انہوں نے سوئٹزرلینڈ سے تار دیا ہے کہ ... [illegible] ... متعلق [illegible]

پرانے گرم کوٹ وکمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے۔ آج ہی ۱۹۴۱-۴۲ء کا نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

مینیجر مہیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ لاہور کا قابل تقلید نمونہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے پانچ غیر احمدی معززین کے نام چھ چھ ماہ کیلئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرانے کیلئے رقم ادا کی ہے۔ اس خدمت میں نمایاں حصہ لینے والے ممبران کے نام یہ ہیں (۱) خواجہ عبدالغنی صاحب بی۔اے (۲) چوہدری محمود احمد صاحب بی۔اے مرزا رحمت اللہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاہور بھی قابل شکریہ ہیں جنہوں نے رقم جمع کر کے ارسال کی۔ منیجر الفضل

پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کر دینے والی اکسیر تسہیل ولادت کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کے لئے بھی نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک [illegible] منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہندوستان کو طاقتور بنائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

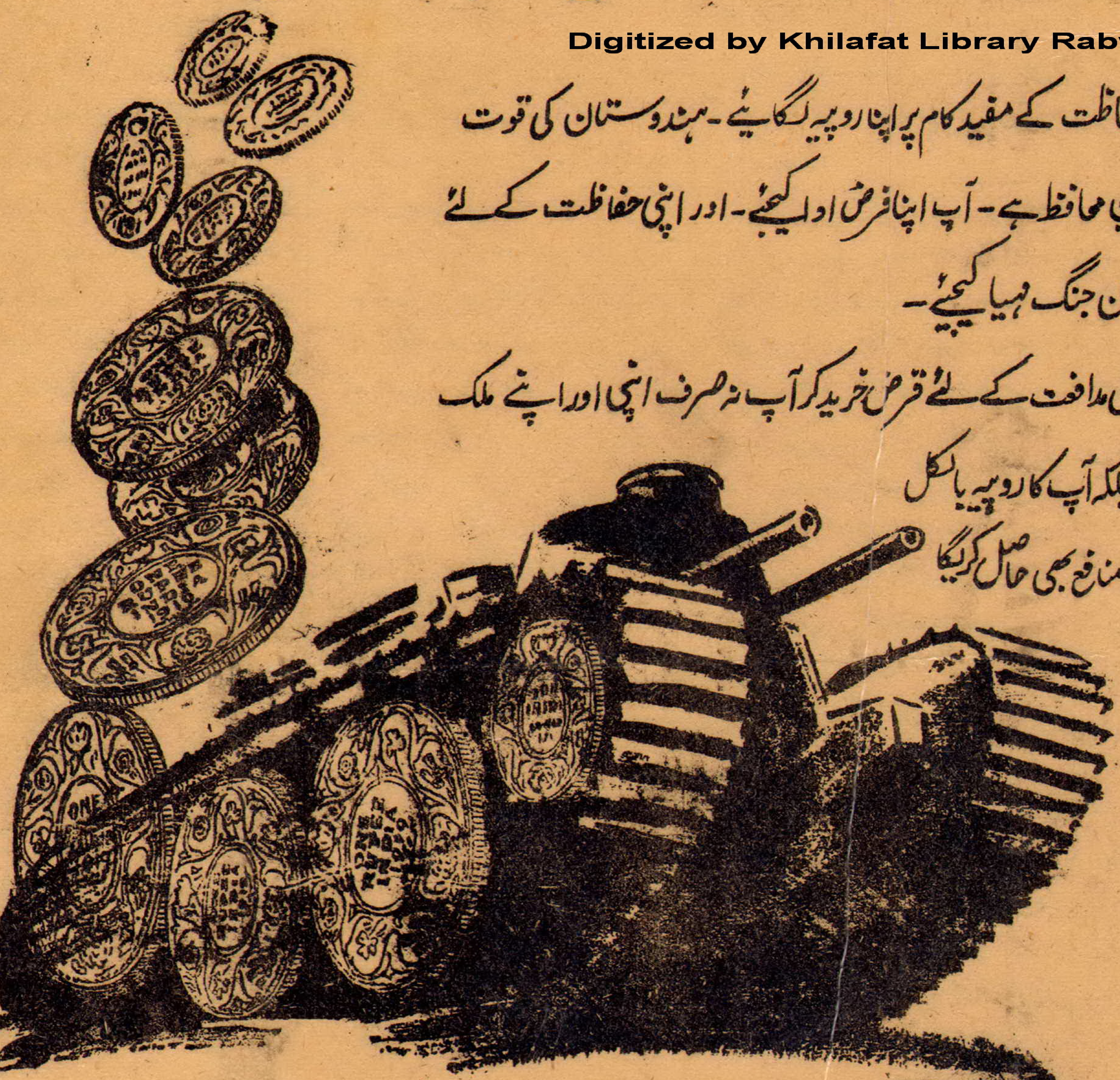

اپنے مستقبل کی حفاظت کے مفید کام پر اپنا روپیہ لگائیے۔ ہندوستان کی قوت ہی آپ کی بہترین محافظ ہے۔ آپ اپنا فرض ادا کیجئے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے سپاہی اور سامان جنگ مہیا کیجئے۔

ہندوستان کی مدافعت کے لئے قرض خرید کر آپ نہ صرف اپنی اور اپنے ملک کی مدد کریں گے۔ بلکہ آپ کا روپیہ بالکل محفوظ رہیگا اور اچھا منافع بھی حاصل کریگا

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (مدافعت کے لئے بچت کی سندیں)

یہ سرٹیفکیٹس دس پچاس۔ سو اور پانچسو روپوں کے ہوتے ہیں اور دس سال پورے ہو جانے کے بعد ان کی رقم ادا کی جا سکتی ہے۔ ہر دس روپیہ کے عوض تیرہ روپیہ نو آنے ملینگے یعنی تقریباً ۳ ۱/۴ فیصدی سود در سود بغیر انکم ٹیکس دیا جائیگا۔ جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے ہر شخص زیادہ سے زیادہ پانچہزار کے سرٹیفکیٹس خرید سکتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹس قریب کے ڈاکخانہ یا ریزرو بنک آف انڈیا سے مل سکتے ہیں

چھ سال کے ڈیفنس بانڈس (مدافعتی دستاویزیں)

یہ ڈیفنس بانڈس سو روپیہ یا ایسے عدد کے ہوتے ہیں۔ جو دوسرے عدد سے پورا پورا تقسیم ہو جائے۔ ان کی رقم یکم اگست ۱۹۴۷ء کو بحساب ایکسو ایک روپیہ ادا کی جائیگی۔ اس پر تین فیصدی سود ملے گا۔ سود کی رقم ہر چھ ماہ پر لی جا سکتی ہے انفرادی اصل رقم کی کوئی میعاد نہیں۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا امپریل بنک۔ آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں

بغیر سود کے بانڈس (دستاویزیں)

پچاس روپیہ سے زائد کتنی بھی تعداد کے مل سکتے ہیں۔ ان کی رقم تین سال کے بعد جتنی کی اتنی ادا کی جائیگی۔ اور اگر کوئی ایک سال کے بعد لینا چاہے تو تین ماہ قبل نوٹس دیکر جتنی کی اتنی لے سکتا ہے۔ ضرورت ثابت کرنے پر یہ رقم کسی بھی وقت جتنی کی اتنی دی جا سکتی ہے۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں

ہندوستان کے مدافعتی قرضے خریدیئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی